از: اے ایس خلیل، برطانیہ
16 Mar,2010

میلاد النبی ﷺ آئمہ اور محدثین کی نظر میں

”علامہ اِبن جوزی (۵۱۰۔۵۷۹ھ):

علامہ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی (۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء) کثیر کتب کے مصنف تھے۔ انہوں نے میلاد النبی ﷺ پر دو کتب تالیف کیں۔

۱۔ بیان المیلاد نبوی ﷺ ۲۔ مولد العروس

علامہ ابن جوزی بیان المیلاد نبوی ﷺ میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔“

علامہ ابنِ تیمیہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ):

علامہ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ (۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء) اپنی کتاب ”**اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة اصحاب الجحیم**“ میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”اور اسی طرح اُن اُمور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلادِ عیسیٰؑ میں نصاریٰ سے مشابہت کے لیے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور تعظیم کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس محبت اور اِجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یومِ میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید اپنایا۔“

امام عماد الدین بن کثیر (۷۰۱۔۷۷۴ھ):

اِمام حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر (۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء) ایک نامور مفسر، محدث، مورّخ اور فقیہ تھے۔

آپ کی تحریر کردہ ”**تفسیر القرآن العظیم**“ ایک مستند تفسیر ہے۔ آپ نے ”**جامع المسانید و السنن**“ میں احادیث کا ایک وسیع ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تاریخ کے میدان میں آپ کی ”البدایہ والنھایۃ“ کے نام سے ایک ضخیم تصنیف موجود ہے۔ اس کتاب میں اُنہوں نے شاہِ اِربل ابوسعید المظفر کے جشنِ میلاد کے بارے تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ اِمام ابن کثیر نے ”**ذکر مولد رسول اللہ ﷺ و رضاعة**“ کے نام سے ایک رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی کنیز ثوبیہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ اس نے آپ ﷺ کے اِس چچا کو آپ کی ولادت کی خوشخبری دی تو اس نے (اس خوشی میں) اُسی وقت اُسے آزاد کر دیا۔ پس جب اسکے مرنے بعد اُس

کے بھائی (آپ ﷺ کے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے اُسے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: تم سے بچھڑنے کا بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔ اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ سوائے اس کے ثوبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اس سے پانی پلایا جاتا ہے۔'' اصل حدیث ''صحیحین'' میں ہے۔

پس جب اُس کی خادمہ نے دودھ پلایا تو اس کے دودھ پلانے کے نفع سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کو محروم نہ رکھا، بلکہ اِس وجہ سے (اُس پر فضل فرماتے ہوئے) ہمیشہ کے لیے اس کی پیاس بجھانے کا اِنتظام فرما دیا حالانکہ اِسی چچا کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی تھی۔''

امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ):

امام جلاالدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء) کا شمار ان جلیل القدر محققین و مصنفین میں ہوتا ہے جنہوں نے میلادالنبی ﷺ کے تناظر میں بیش بہا معلومات بہم پہنچائیں ہیں۔
اس ضمن میں ان کی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ یہ کتاب اِمام سیوطیؒ کی ایک اور کتاب ''الحاوی للفتاوی'' کا حصہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''رسولِ معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔''

حضرت مجدد الفِ ثانی (۹۷۱۔۱۰۳۴ھ):

امامِ ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجددالفِ ثانی (۱۵۶۴۔۱۶۲۴ء) اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اسکے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولد پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اُمور نہ پائے جائیں تو پھر کون سا امر مانع ہے؟''

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۱۴۔۱۱۷۴ھ):

قطب الدین احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۷۰۳۔۱۷۶۲ء) اپنے والد گرامی اور اور صلحاء و عاشقان کی راہ پر چلتے ہوئے میلاد النبی ﷺ کی محافل میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر اَنوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں کون سا معاملہ تھا۔ بہر حال میں نے ان اَنوار میں غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ اَنوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہدہ میں شرکت پر مامور و مقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اَنوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ اَنوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔''

(''فیوض الحرمین''، مصنف: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، صفحہ ۸۰،۸۱)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیسی ہستی کا یومِ میلاد کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ہونے والی محفلِ میلاد شرکت کرنا محفلِ میلاد کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کرتا ہے۔ ثانیاً اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا کہ حرمین شریفین میں بھی محافلِ میلاد منعقد ہوتی رہی ہیں۔ اگر آج وہاں اعلانیہ طور پر ایسی محافل منعقد نہیں ہوتیں تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہاں کبھی ایسی محافل ہوئی نہیں تھیں۔ اہلِ عشق و محبت تو آج بھی وہاں محبتِ الٰہی اور عشق رسول ﷺ کے ترانے الاپ رہے ہیں۔

حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳۔۱۳۱۷ھ):

علمائے ہند کے عظیم شیخ بالخصوص مدرسہ دیو بند کے نام وَر عالم و فاضل بزرگ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی (۱۸۱۷۔۱۸۹۹ء) ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگئے اور مکہ میں درس دیتے رہے، پھر وہیں ان کی وفات ہوئی اور جنت المعلٰی میں مدفون ہیں۔

آپ کی کتاب ''شمائمِ اِمدادیہ'' کے صفحہ نمبر ۴۷ اور ۵۰ پر درج ہے کہ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکیؒ نے ایک سوال ''میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟'' کے جواب میں فرمایا:

ترجمہ: ''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالتِ پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے! البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اِختراع کی ہیں نہ چاہیئں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

ہاں، مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

ترجمہ: ''فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفلِ مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔'' (اِمداداللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ: ۷)

علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ (۱۳۲۵ھ):

حرمین شریفین کے علمائے کرام نے علمائے دیوبند سے اِختلافی و اِعتقادی نوعیت کے چھبیس (۲۶) مختلف سوالات پوچھے تو ۱۳۲۵ھ میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری (۱۲۶۹۔۱۳۴۶ھ) نے اِن سوالات کا تحریری جواب دیا جو ''المھند علی المفند'' نامی کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔

اِن جوابات کی تصدیق چوبیس (۲۴) نامور علمائے دیوبند نے اپنے قلم سے کی۔

جن میں مولانا محمودالحسن دیوبندی (متوفی ۱۳۳۹ھ)، مولانا احمد حسن امروہوی (متوفی ۱۳۳۰ھ)، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی عزیزالرحمٰن (متوفی ۱۳۴۷ھ)، مولانا اشرف علی تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ) اور مولانا عاشق اِلٰہی میرٹھی بھی شامل ہیں۔

اِن چوبیس علماء نے صراحت کی ہے کہ جو کچھ ''المھند علی المفند'' میں تحریر کیا گیا ہے وہی ان کا اور ان کے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ کتاب مذکورہ میں اکیسواں سوال میلاد شریف منانے کے متعلق ہے۔ اسکی عبارت ہے:

ترجمہ: ''کیا تم اس کے قائل ہو کہ حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر شرعاً قبیح سیئہ، حرام (معاذاللہ) ہے یا اور کچھ؟''

علمائے دیوبند نے اسکا متفقہ جواب یوں دیا:

ترجمہ: ''حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کے تذکرہ کو بھی قبیح بدعتِ سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جنہیں رسولِ اکرم ﷺ سے ذرا سی بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکرِ ولادت شریف کا ہو یا آپ ﷺ کے بول و براز، نشست و برخاستگی اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ ''براہین قاطعہ'' میں متعدد جگہ بالصراحت مذکور ہے۔''

(ڈاکٹر طاہرالقادری کی کتاب ''میلادالنبی ﷺ'' سے انتخاب)

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل